نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ۱
قیمت سالیانہ مع محصول لے

نمبر ۴۷- جلد ۷-
لودیانہ ۲۰- نومبر ۱۸۷۹ء
قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

من تصنیف مسٹر جیمس امریل متخلص گُل از رورڑکی

عیسیٰ پیارے یار ہمارے جانی دلبر تم ہی تو ہو-
حامی ہادی تم ہی تو ہو شافعی محشر تم ہی تو ہو
خالق ہو خلقت کے سارے مالک کون سکانکے گل-
خود ہی ہو پھر آپ مجسم جسم میں ظاہر تم ہی تو ہو
فلک چھوڑ کر خلق میں آئے زیر کیا ہے دشمن کو-
موت کے سارے رنج و الم سہ آخر کو ور تم ہی تو ہو
طبیب تمام مریضوں کے اور مظلوموں کی پشت و پناہ
بیکس لاچار تمہونکے عالم میں یاور تم ہی تو ہو-
حاظر ناظر ہر جا ہر دم ہمدم ہو ہر مومن کے -
گُل کے گلشن ہستی میں اک گل رو رہبر تم ہی تو ہو

دیگر

غافل خدا کی یاد سے دم بھر دلا نہو-
عشقِ بتاں کا دل میں ذرا بھی تپا نہو
جز نام پاک حضرتِ عیسیٰ کے عاشقو-
ہرگز کبھی کسی پہ کوئی مبتلا نہو-
ہر دم جو دم کے ساتھ ہے ہمدم ہے بس وہی-
پل بھر بھی ایسے یار سے یارو جدا نہو
کیا مُنہہ دکھائینگے کہو جاکر بروز حشر-
جنکو جہاں میں خوف و خیالِ خدا نہو
دشوار دید شیخ جی صاحب صنم کا ہے-
جبتک کہ مثل آئینہ یہہ دل صفا نہو
دیر و حرم میں ڈھونڈتے پھرتے ہو جسکو آپ-
دیکھو تو خانہ دل میں ہی وہ دلربا نہو
جینے کا کیا مزا ہے بہلا اُن کے مشفقو-
مرنے کے بعد جنکی کہ یاد بقا نہو-
مشکل ہے معرفت کی بیاں شور شاعری-
گر روح پاک دل میں لو جلوہ نما نہو
کیا جانے وصف حضرتِ عیسیٰ کے وہ بھلا-
جسنے کلام پاک کو دل سے پڑھا نہو
جاری مطب مریضو مسیحا کا ہے مدام-
آؤ شتاب جنکی کہیں کچھ دوا نہو-
آتی ہے عشق کی جو تمہارے سخن سے بو-
تم میں ہی گُل کہیں مرا گُل رو چھپا نہو

نورافشاں

خرچہ جنگ افغانستان

—— صاحب اخبار انجمن پنجاب کی رائے ہے کہ خرچہ جنگ افغانستان کا اُسی ملک سے وصول کرنا چاہئے

ہم نے اکثر دفعہ جنگ افغانستان کے مصارف کی بابت رائے دی ہی اور ایسی صورتوں میں کہ افغانستان ناقابل برداشت اور ایسے قلاش نکلے تو پھر کس سے خرچ وصول کرنا چاہئیے اب ہم اپنی رائے کی اسقدر ترمیم کرتے ہیں کہ اسوقت تک گورنمنٹ نے افغانستان کے بارہ میں کوئی ایسی کارروائی نہیں کی جس سے اُسکا علیحدہ رہنا مفہوم ہو سکے اور گو یہہ بھی مشکل ہو کہ افغانستان کے معاملات میں مسئلہ الحاق پر پوری پوری کارروائی ہو لیکن موجودہ حالات سے ایسا پایا جاتا ہی کہ شاید افغانستان کا الحاق ابھی مناسب متصور ہوا ہو اگر گورنمنٹ انگریزی کی حکمت عملی اسیطرح قایم رہی اور جنرل رابرٹس صاحب باضابطہ گورنر افغانستان مقرر ہوئے تو ضرور ہی کہ خرچہ جنگ مذکور افغانستان سے وصول کیا جائے لنڈن ٹیمس سے معلوم ہوا کہ ہفتہ گذشتہ میں وزرا لنڈن کا ایک جلسہ معاملات افغانستان پر غور کرنے کیواسطے منعقد ہوا تھا اور اُنہوں نے اِس امر کو تسلیم کیا ہی کہ جنگ حال مناسب موقعہ پر شروع ہوا اور ایسی صورت میں کہ انگریزی گورنمنٹ کی اہانت کی گئی فوراً سرکوبی مفسدونکی ضرورت واجبی تھی اور اُس میں گورنمنٹ ہند کو غرت کے قایم رکھنے کیواسطے یہہ ہرگز مناسب نہتھا کہ پارلیمنٹ کی انعقاد اور اجازت کی منتظر رہتی اور فوراً خرچ کا انتظام کر کے جنگ شروع کر دیا گیا وزرا لنڈن کی گفتگو خرچہ مذکور کو بحصہ مساوی بانٹ لینے کی تائید میں پائی جاتی ہی لیکن جس صورت میں کہ ایک شریر قوم کی شرارت کے باعث اُسکو سزا دینا مقصود ہی تو ایسے اخراجات کا بوجھہ کیوں اُسی قوم پر نڈالا جاوے جنرل رابرٹس صاحب کے اشتہار سے پایا جاتا ہی کہ باغیوں پر بھاری جرمانے عاید کئے گئے اور تمام خزانہ کابل گورنمنٹ انگریزی کے ہاتھہ میں آیا پس ضرور ہی کہ اول اُس جرمانہ اور خزانہ سے اخراجات جنگ کا ہی معاوضہ کیا جائے اور جبتک یہہ روپیہ پورا نہوئے اُسوقت تک مفسدوں کو برابر اسی تکلیف کے ماتحت رکھا جائے اور افغانستان کو بزور پوری اطاعت کا خوگر کرنا ایک ضروری امر ہی کیونکہ جس حالت میں ہم نے آگے کی طرف قدم بڑھایا تو پیچھے نہ ہٹنا چاہئیے +

ہم بھی رائے مندکرہ صدر سے متفق ہو کر کہتے ہیں کہ ضرور جسقدر اخراجات جنگ افغانستان ہوں افغانستان ہی سے وصول کرنے چاہئیں۔ کیونکہ جبتک ایسا نہوگا تو گورنمنٹ ہند نہایت ہی مقروض ہو جاویگی اور بہت سے ضروری کام جنکا سرانجام کرنا لابدی ہوتا ہی رہجائینگے +

ایوب خان

صاحب سول اینڈ ملٹری گزٹ نے لکھا ہی کہ ایک مراسلہ ایوب خان نے شہنشاہ روس کو بدین مضمون لکھا تھا کہ میرے بھائی یعقوب خان کو انگریزوں نے گرفتار کر لیا ہی اور تمام افغانستان میں انگریز داخل ہو گئے ہیں اِسلئے میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ آپ میری مدد کے لئے روسی فوج کو روانہ کریں اور میرے بھائی کی رہائی کرا دیں اور افغانستان میں سے انگریزوں کو نکالدیں +

سُنا جاتا ہی کہ اِس مراسلہ کے پہونچتے ہی روسی فوجیں دریائے اکسس پر جمع ہونے لگی ہیں اور خیوا اور بخارا میں روس کی طرف سے حکم پہونچا ہی کہ دریائے مذکور کے کنارے پر فوج کے واسطے بارگیں تیار کیجائیں +

اگر یہہ خبر سچ ہی تو ایوب خان بھی مثل اکبر خان کے کچھہ انتظام کریگا اور روسیوں کو انگریزوں کے برخلاف اوبھار کر جنگ کرائیگا۔ ہمکو ابھی تک اِس خبر کی صداقت میں کلام ہی مگر یہہ سب امورات موسم بہار میں جبکہ انگریزی فوج ہرات پر قبضہ کرنیکو جائیگی تو معلوم ہو جائینگے۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ اگر ہرات پر بلا جنگ و جدل کے قبضہ ہو گیا اور ہماری فوج بامیان تک جہاں افغانستان کی سرحد ہی پہونچگئی تو ہمکو روسیونکا کچھہ بھی خوف نہیں ہی اور اگر ہرات پر ہمارا قبضہ نہوا تو ضرور گورنمنٹ انگلنڈ کو کسیقدر تکلیف ہوگی +

سلطنت روم

ہفتہ حال کی دو تین تار برقیوں سے جو قسطنطنیہ سے آئی ہیں معلوم ہوا کہ سلطان روم نے پہلے تو یہہ خواہش ظاہر کی کہ میں انگلنڈ کی مرضی خفیہ طور سے پوری کر دوں اور کسی دوسری سلطنت کو یہہ خبر نہو کہ میں نے انگلنڈ کے زور سے وسط ایشیا میں تبدیلیاں کر دی ہیں۔ مگر آخری تار خبر سے یہہ معلوم ہو گیا ہی کہ سلطان مذکور نے اپنی کونسل کے سامھنے یہہ ظاہر کر دیا ہی کہ بموجب عہد نامہ برلن وسط ایشیا میں تبدیلیاں کیجائیں +

معلوم ہوتا ہی کہ سلطنت روم پر بھی ہماری گورنمنٹ کے رعب وداب کا سایہ پڑگیا ہی۔ اور یقین کیا جاتا ہی کہ اگر سلطان روم ہماری گورنمنٹ کی مرضی کے موافق عمل درآمد کرینگے تو فایدہ اُٹھاوینگے ورنہ جیسی اب حالت سلطنت مذکور کی ہو رہی ہی اِس سے بھی بدتر ہو جاویگی +

تقیہ محمدی دین خدا کی طرف سے ہی یا نہیں

خدا کو آدمی سے کیا علاقہ اور آدمی کو خدا سے کیا تعلق ہی

کہ امام باقر سے یوں روایت ہی کہ جو کوئی دو رکعت نماز پڑھتا اور جو کچھ پڑھتا جاتا اُسکے معنے سمجھتا اور غور کرتا تو اُسکا ایک گناہ بھی باقی نہیں رہتا پھر اُسی کتاب کے ۲۱۵ صفحہ میں لکھا ہی کہ جو کوئی سورہ اخلاص ایک مرتبہ پڑھیگا تو قادر مطلق اُس پر برکت نازل کریگا اور جو کوئی دو بار پڑھیگا تو قادر مطلق اُس کے گھر پر بھی برکت نازل کریگا اور جو کوئی سو بار پڑھیگا تو خالق العالمین اُس کے پچیس برس کے گناہ بخش دیگا اور جو کوئی ہزار مرتبہ پڑھیگا تو اللہ اُسے چار سو شہید کا ثواب دیگا اور اُسی کتاب کے ۲۶۱ صفحہ میں امام جعفر صادق سے ایک حدیث صحیح یوں روایت ہی کہ جو مومن ایک رات دن میں چالیس گناہ کبیرہ کرے اور پھر توبہ کے ساتھ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ پڑھیگا تو اللہ تعالےٰ اُسے سفر بخشیگا اور اُسی کتاب کے ۱۶۵ صفحہ میں لکھا ہی کہ امام جعفر صادق سے حدیث صحیح یوں مروی ہی کہ جو کوئی نماز عصر کے بعد سو بار استغفار پڑھیگا تو اللہ اُسکے سات سو گناہ بخشیگا اور اگر اُس کے گناہ سات سو نہوں تو اُسکے باپ کے گناہوں میں سے وضع ہو جائینگے اور اگر اُس کے گناہ بھی اتنے نہوں تو اُس کی ماکے گناہوں میں سے اور اگر اُسکے گناہ بھی اتنے نہوں تو اُسکے بیٹے کے گناہوں میں سے یا نہیں اُس کے اور نزدیکیوں میں سے جب تک کہ حساب پورا نہ ہوا اسی طرح مشکوۃ المصابیح کے ۲۰۲ صفحہ میں لکھا ہی کہ جو کوئی سبحان اللہ وبحمدہ ایک دن سو بار پڑھیگا اُس کے گناہ اگرچہ سمندر کی لہروں کے برابر ہونگے دھو جائینگے پھر اُسی کتاب کے ۲۰۹ صفحہ میں ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھوگے تمہارے واسطے ہزار ثواب کا شمار ہوگا یا تمہارے ہزار گناہ مٹ جائینگے - پھر اُسی کتاب کے ۲۰۷ صفحہ میں لکھا ہی کہ جو کوئی سوتے وقت اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ تین مرتبہ پڑھیگا تو اللہ اُس کے گناہ بخش دیگا اگرچہ شمار میں سمندر کی لہروں یا جنگل کی ریت یا درختوں کے پتوں یا زمانہ کے دنوں کے برابر ہوں - پھر اُسی کتاب کے ۵۰۰ صفحہ میں لکھا ہی کہ جو کوئی بیمار ہو اور مرتے وقت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھے تو جہنم کی آگ اُسے نہ کھاویگی - پھر حیات القلوب کے ۵۰۱ صفحہ میں لکھا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بی بی فاطمہ سب عورتوں سے افضل ہی اور جب قادر مطلق تمام مخلوقات کو اُٹھاویگا تب آسمان کا منادی کرنیوالا عرش بریں سے یہہ پکار کر کہیگا اے مخلوقو سب اپنی آنکھیں ڈھانپ لو جب تک محمد کی بیٹی جہان کی عورتوں کی سیدہ پل صراط سے گذر جاوے تب سب مخلوق محمد اور علی اماموں کے سوا اپنی آنکھیں موند لیوینگے اور وہ اُس پل پر سے گذر کر اپنا برقعہ یوں پھیلاویگی کہ اُس کا ایک پلو اُن کے ہاتھ میں اور دوسرا حشر کے میدان میں ہوگا تب خدا کا منادی کرنیوالا پکاریگا کہ اے بی بی فاطمہ کے محبو بی بی فاطمہ جو سب عورتوں سے افضل ہی اُسکے برقعہ کا ایک تار پکڑے رہو اُس وقت جو کوئی اُس پاکدامن بی بی کا محب ہوگا سو اُسکے برقعہ کا ایک تار پکڑیگا اور تار کے پکڑنیوالا دس خام یعنے کروڑ آدمی سے زیادہ ہونگے اور یہہ سبکے سب اُس پاکدامن بی بی کے برقعہ کی بدولت جہنم کی آگ سے بچینگے +

اب غور کرنے کی جگہہ ہی کہ نجات کی ان راہوں کے بیان سے خدا کی بزرگی ہوتی ہی یا نہیں آدمی بیشک گنہگار اور وہ خدا کے حکم کو نہ صرف ظاہری بلکہ دل سے عدول کرتا ہی اس سبب سے گناہ نہ فقط ظاہری داغ بلکہ دل کی مہلک بیماری ہی اور تجربہ سے ثابت ہی کہ آدمی کی سمجھ بگڑ گئی نہیں تو وہ پانی اور پتھر وغیرہ کو ہرگز اپنا خدا نہ سمجھتا - اسی طرح اُس کی خواہش میں بھی نقص آیا نہیں تو وہ ہمیشہ بدی کی طرف مائل نہ ہوتا اور اسبات پر بھی ہر ایک کا دل گواہی دیتا ہی کہ اگر وہ گناہ کرے تو قصور خدا کا نہیں بلکہ اُس کا ہی کیونکہ خدا قدوس جو گناہ سے نہایت نفرت رکھتا ہی اپنی ذات کے برخلاف کسو سے گناہ نہیں کرواتا اور یہہ بھی عقل کے موافق ہی کہ خدا نے آدمی کو گنہگار نہیں بنایا بلکہ پاک راستباز اور عارف لیکن آدمی شیطان کے بہکانے سے گنہگار ہوا اور گناہ کے سبب اُس کی عقل تاریک ہو گئی اور اُس کا دل خراب ہوا اور رنج دکھ مصیبت و موت خدا کی طرف سے نہیں بلکہ یہہ سب گناہ کا پھل ہی پھر جب آدمی کا دل اور اُس کی جان گناہ سے بگڑ گئی اور وہ خدا کی رضا کے برخلاف بُرے کاموں میں آلودہ ہوا +

باقی آئندہ

منقولات

بقیہ ایمان فتحمند

غیر فانی بیج لے کے واپس آنا

جب برہمنی اور اُسکے ساتھی اُس جگہہ کو جہاں اُنکی کشتی لگی ہوئی تھی چلے جاتے تھے تب پادری کے جی میں ایکا ایکی خیال آیا جسنے اِلٰہی آواز کے مانند اُسپر تاثیر کی کیونکہ وہ فوراً اُنکے پیچھے پکارنے لگا +

ہائے مہندرو ذرا ٹھہر جاؤ یہہ تو تمہارے لئے ایک کتاب ہے- اُسکو ہوشیاری سے رکھو اور جب موقع ہو تو اُسکو پڑھو یہہ بات کہتے ہی اُس نے مہندرو کو بنگالی زبان کی ایک کتاب دیدی جسکا نام خداوند کی انجیل تھا- چھوکرا یہہ دیکھہ کر تھوڑا ہٹ گیا کہ مانو یہہ کتاب ایک ناپاک چیز ہے اور اپنی ماکی طرف صلاح کے لئے کہ کیا کرنا چاہئے نظر کرنے لگا- مانے کہا کہ لے لو مہندرو لیلو نہیں تو صاحب جسنے تمہارے بھائی کی جان کو بچایا ناراض ہونگے تب برہمنی پادری کی طرف پھر کے کہنے لگی کہ اے صاحب میں جانتی ہوں کہ اُسکا باپ نہ اِس کتاب کو نہ اور کسی عیسائی کتاب کو پڑھنے دینگے- لیکن میں ایک بات کہتی ہوں کہ آپ کی مرضی کے مطابق یہہ کتاب کبھی برباد نہیں کیجائیگی +

پادری نے جواب دیا کہ اِس وعدے کے لئے بھی میں شکر کرتا ہوں- لیکن اگر آپکو سمجھ ہوتی کہ اُس کتاب میں کونسا خاص مطلب ہے اور اگر آپکے لڑکے پڑھ بھی لیتے تو آپ نہایت خوش ہوتیں- کیونکہ اُس میں اُس پاک مسیح کا بیان ہے جسنے سارے جہان کے گناہوں کے لئے کفارے کے طور پر اپنے بیش قیمت لہو کو بہادیا اور گناہ کی سزا جو موت ہے اپنے اوپر لے لی- اُس ہی پر ایمان رکھنے سے گناہ معاف ہوتا ہے- تب اِس پانی میں نہانے کی کچھ حاجت نہ ہوتی اور نہ اُس سے کچھ بھی فایدہ ہو سکتا ہے- خدا تو سچ مچ دریائے محبت ہے اور اِسلئے کہ گنہگار اِنسان اپنی نجات کے واسطے کوشش کرکے کہ ہلاک نہووے اُسنے پیارے بیٹے یسوع مسیح کو اسی لئے بھیجا کہ بیگناہ ہوکے گنہگاروں کے بدلے مرجاوے- وہ تو کبھی آپکا لڑکا آپ سے نہ مانگتا کیونکہ ساری دنیا اور اُسکی معموری اُس ہی کی ہے- وہ صرف آپکا دل چاہتا ہے تو اگر آپ اپنے سارے دل و جان سے اُسکو پیار کرکے اُسپر ایمان لائے تو لاانتہا زندگی آپکو حاصل ہو چکی +

اِتنی باتیں سنتے ہی برہمنی نے اُنکو بہت عجیب سمجھ کے اپنے دل میں رکھہ لیا اور اگرچہ اُنکے معنے اچھی طرح نہیں سمجھتی تھی تو بھی اُنپر غور کرتے کرتے آخر کو حیران ہوا اور پادری کی طرف پھر یہہ کہتی ہوئی جلد اُس سے رخصت ہوگئی کہ اے صاحب ایسی باتیں سننا بھی میرے لئے مناسب نہیں ہیں- اگر مہندرو کا باپ جانتا کہ میں نے پل بھر اُنکو سن لیا تو وے کیا کہتے- یوں کہکے وہ چلی گئی +

بیشک پادری کی باتیں اُس برہمنی کو عجیب سنائی دی ہونگی کیونکہ وہ اپنے ملک کی کہاوت کی باتونکو چھوڑ کچھہ بھی نہیں جانتی تھی- لیکن پادری کو معلوم تھا کہ یہہ باتیں سچی ہیں اور آدمزاد کے لئے ہمیشہ کی زندگی کے بیج بھی ہیں- اور وہ یہہ بات صرف کہاوت ہی سے نہیں جانتا تھا بلکہ اُسکو علم اور تجربہ سے آزماکے اُسکو بالکل سچا پا لیا تھا- اِسلئے اُسکو سنانا اُن سبھونکو جو سن لیں گے پادری کو ایک بھاری فرض جان پڑا- اور جو کوئی اُسکی یہہ بات اِس ہی طرح سے آزمالیگا ٹھیک ویسا ہی سچا پاویگا +

اُسکے بعد ما اور اُسکے لڑکے اپنے گھر کی طرف چلے- پانچ دن پیچھے وہاں پہونچے برہمنی اپنے شوہر سے ملنے کی خوشی اور ڈر سے بھی انتظاری کرتی تھی کہ کیا اپنا سنکلپ پورا نہ کرنے سے خفا ہونگے یا باپ کا پیار اُسپر غالب ہوگا- گھر کے دروازے سے داخل ہوتے ہی اُسنے اپنے سوتے ہوئے بچے کو اپنے کپڑے میں لپیٹ کے چھپا رکھا کہ تب میں اُس کے باپ کو خوشی اور رنج کی خبر کہ بچہ جیتا ہے کھول دوں- اُسوقت برہمن دوپہر کی پوجا میں مشغول تھا اور شیو کی پوجا پورا کرکے اپنے لشٹ یعنے نج دیوتا کی پوجا میں لگا تھا سو مہندرو کی آواز جو دائی کو سفر کا بیان کر رہا تھا اُسکے سننے میں آئی- اِس سبب سے اپنی پوجا پاٹ جلدی تمام کرکے خبر سننے کو اپنی بی بی کے کمرے میں گیا- جب برہمنی کو دیکھا کہ چین اور خوشی کے چہرے سے ملنے کو آئی ہے تو تعجب کرکے کہنے لگا کہ اے مہندرو کی ما گنگا دیوی نے تو ہمارے بچے کو لے لیا پھر تو اُسکو سمندر میں ڈالکے ایسی خوش کیونکر دکھائی دیتی ہے- خدا کا شکر ہو کہ وہ تمکو سنبھالا ہے- دیوتے تو مجھہ پر ایسی مہربانی نہیں کرتے ہیں- دو دفعہ میں نے پانچ ہزار روپئے تھیلی میں ڈالکے نوکر کے ہاتھہ بھیجدئے جس سے تو دیوی کو راضی کرنے سکے لئے برہمنوں میں بانٹ کے بچے کو بچالاوے

پر دونوں مرتبے نوکر کو پھر بلا لیا کیونکہ میں دیوتا کی لعنت سے ڈرتا ہوں - ہاں سنکلپ کو پورا کرنا اور لعنت سے بچنا بھلا تو ہی - لیکن ایسے ہنس مکھ رکھنے تو پیاری نہیں دیکھہ پڑتی ہی - ایسے تیرے دیکھنے سے دل حیران ہوتا ہی کیونکہ ماکی مزاج کے برخلاف ہی - ای عورت کیا ہوا ذرا کہہ تو دے +

اسپر برہمنی کو معلوم ہو گیا کہ اب تو کہنا چاہئے اور شوہر کے پاؤں پر گرکے وہ کہنے لگی کہ اگر لڑکے کی قربانی ہو جاتی تو کیا یہہ بات بولنے کو میں جیتی رہ سکتی - نہیں نہیں بچہ بلکہ ہنڈولے میں اچھی طرح سے سو رہا ہی - باپ نے کانپتے ہوئے کہا یہہ کیونکر - وہ لعنت کیا تو اُس سے نہیں ڈرتی - ضرور وہ ہمپر آوے گی - ای عورت ذات تو نے یہہ کیا کیا جورو نے جواب دیا کہ مجھہ پر عیب لگانے سے پیشتر ذرا صبر کیجئے - پھر بچے کی جان بچانے کا بیان اُسے کہہ سنایا - باپ نے اُچھلتے ہوئے دل اور چمکتی ہوئی آنکھوں سے سُنکے پھر آخر کو اپنا بچہ گود میں لینے کے لئے دوسرے کمرے میں دوڑکے یوں پکارا کہ ہاں رے پیاری تو ٹھیک بولتی تھی گنگا ہمسے دشمنی نہیں کرے گی +

اسکے بعد جب مہندر روا اور اُسکے باپ نے کچھ کھانا کھایا تب باپ نے کہا کہ بھلا بیٹا گنگا ساگر سے کیا کیا نشانی کی چیزیں لایا ہی - مہندر رو نے یہہ سُنکے اپنی ماکے پاس جو کھانے کو بیٹھی تھی یہہ کہتے ہوئے دوڑا گیا کہ ای ماجو کچھہ ہم وہاں سے لے آئے ہیں ہمکو دیجئے کہ باپ انکو دیکھنے چاہتا ہی - ماں نے انجیل کی کتاب کا خیال نہ کرکے چابی کا گچھا اُسکے پاس ڈالکے کہا کہ میرے صندوق میں دیکھو وہاں سب کچھہ ہی لیکن اب مجھکو کھانے دو + باقی آئندہ

مراسلات

نقصانات شادی در ایام طفولیت

لفظ شادی کے لغوی معنے کیا ہیں (خوشی) - اور اُس کے اصطلاحی معنے ایک عورت کو تمام عمر کیواسطے ایک مرد کے لئے مخصوص کر دینا +

پس جب ہم نے اُسکے ہر دو معنے یعنے لغوی و اصطلاحی کو ملایا تو یہہ معنے پیدا ہوئے کہ ایک عورت کو واسطے ایک مرد کے مخصوص کیا جاوے خوشی کے لئے اِس موقع پر اِس امر کا ذکر ہی فضول معلوم ہوتا ہی کہ اُنکا آپسمیں محبت و اتحاد ہوگا کیونکہ جب جوڑی کے گھوڑوں میں باعث اکٹھا رہنے کے اسقدر محبت ہو جاتی ہی کہ ایک کی جُدائی دوسرے کو گوارا نہیں ہوتی پس تب انمیں جو انسان میں تمیز اور عقل رکھتے ہیں اور تمام عمر کے لئے ایک دوسرے کے رنج و راحت کے شریک کئے گئے ہیں کسقدر محبت زیادہ نہوگی مگر غرض یہہ ہی کہ اُن گھوڑوں میں یہہ محبت صرف جب پیدا ہوتی ہی کہ جب دونوں کی مزاج موافق ہو جائیں اور اگر جانیں جسکو جسکے ساتھ لگا دیویں جو نتایج ظہور میں آوینگے وہ ظاہر ہیں اسی طرح مرد و عورت کا حال ہی کہ جب عورت و مرد قریب ہم عمر ہیں اور اُنکی مزاج مطابق ہیں اور اُنہوں نے موقع پاکر ایک دوسرے کی نشست و برخاست رفتار و گفتار طور و طریقہ شکل و صورت دیکھہ کر پسند کر لیا ہی اور اُسکو اپنے لایق سمجھا ہی تو اگر انکی آپسمیں شادی کیجاوے تو ہرگز اُمید نہیں کہ آپسمیں متواتر نزاع و جھگڑے برپا ہوتے رہیں بلکہ اسکے برخلاف یہہ امور ظہور میں آوینگے کہ باہم محبت ہوگی ایکدوسرے کو اپنی راز و مصیبت سے محرم کریگا اور اسیطرح اپنی تمام عمر عیش و نشاط لطف و خوشی سے بسر کرکے دنیوی زندگی کا حظ اُٹھائیں گے اور لفظ شادی کے معنے مذکورہ بالا کو پورا پورا ادا کرینگے اور اگر انکی بھی مثل اُس جوڑی اسپان جسکی چاہیں اُس سے شادی کر دیں تو وہی نتایج ظہور میں آوینگے جو روزمرہ دید و شنید میں آتے ہیں - یعنے جب ایک کو دوسرے کی شکل پسند نہ آویگی اور اُسکے عادات و روش اُسکے موافق نہونگے تو محبت کہانسے ہوگی - اور جب محبت نہوئی تب نزاع و تکرار و ناچاقی غرض ہر طرحکی خرابیاں برپا ہونگی اور ایک دوسریکا بجائے دوست و رفیق ممد و معاون محرم و ہمراز دافع رنج و الم مصیبت و سختی سبب عیش و نشاط ہونے کے جو انکی شادی سے مراد تھی اُس سے روگردیدہ ہوگا اور اُسکو سبب اپنی تکالیف و رنج دایما کا جانکر اُسکی صورت تک سے بیزار ہو جاوے گا پس اِس صورت میں جب بغیر پسند و رائے مرد و عورت صرف والدین اور پروہت حجام کی مرضی پر اُن کی شادی کیجاوے تو آپسمیں سوائے نزاع و تکرار کے ہم کیا اُمید کر سکتے ہیں - اِس دنیا میں خداوند تعالےٰ نے ہر ایک انسان کی شکل ایسی علیحدہ علیحدہ بنائی ہی کہ کسی کی شکل کسی سے ہو بہو مشابہ نہیں ہو سکتی پس تب کسقدر دشوار ہی عادات و روش کا مطابق ہونا ہر روز صدہا موقع دیکھنے میں آتے ہیں کہ لڑکے اپنے والدین سے تکرار کرکے علیحدہ بود و باش اختیار کرتے ہیں اور لڑکیاں خفا ہوکر اپنے خسرال چلی جاتی ہیں پس اب ذرا جائے غور ہی کہ جب لڑکے اور لڑکیکی طبیعت اپنے والدین سے مطابق نہیں ہوتی کہ جنکے

گود میں پرورش پاکر یوم پیدائش سے آجتک نہیں کے عادات و طور طریقہ دیکھتے رہے ہیں پس تب کسطرح ممکن ہو کہ ان شوہر و بی بی کی مزاج و عادات کہ جنکو نہ کبھی ایک دوسرے نے دیکھا ہو اور نہ اُسکی مزاج سے واقفیت ہو ایک دفعہ ہی کہ جب وہ باہم ملاقات کرینگے موافق و مطابق ہو جاویں ہرگز ہرگز ممکن نہیں۔ کیونکہ ای صاحب جانور تک بھی نئے جانور کو بغیر تھوڑے عرصہ سونگھے اپنے تھان پر کھڑا ہونا نہیں دیتے اور یہہ تو انسان ہیں جنکو طور طریقہ شکل و صورت سب چیز سے غرض ہو حالانکہ وہ تو صرف بو کے ہی روادار ہیں۔ ان ایام میں جب والدین لڑکے یا لڑکی کو واسطے نسبت اپنے پسر یا دختر کے دیکھنے جاتے ہیں تو خاص کر مال و زیور پر نظر ہوتی ہو اور اسی کا زیادہ خیال رہتا ہی قطع کلام اسی پر شادی کا حصر ہو کیونکہ عادات و تمیز تو اسقدر قلیل عرصہ میں کیا دیکھی جا سکتی ہیں حاصل کلام یہہ کہ اس معاملہ شادی میں وہ صرف دولت کی ہی پروا کرتے ہیں اور اُنکی صورت و شکل علم و عادات و سلیقہ کا کچھ خیال نہیں کرتے۔ دویم اس معاملہ میں لڑکے یا لڑکی کو تو درک یا دخل دینے کا کیا ذکر ہو کیوں اول تو ان بیچاروں کی اس عمر میں شادی کی جاتی ہو کہ جب وہ شاید لفظ شادی کے اصل معنے تک بھی نہیں سمجھ سکتے۔ دویم اگر بتقدیر کسی کی شادی کو اسقدر تاخیر ہو جاوے کہ وہ اپنے نفع و نقصان کو سمجھنے لگے اور تب بے شرم ہو کر اپنے والدین سے اپنی شادی کی بابت کچھ مشورت یا صلاح یا حجت کرنے تو طوطی کی آواز نقارخانہ میں کون سُنتا ہو + باقی آئندہ

اخبارات تار برقی

لنڈن ۱۰ نومبر ۱۸۷۸ء۔ لارڈ میئر کے سالانہ جلسۂ ضیافت منعقدہ گلڈ ہال میں کل شب لارڈ بیکنسفیلڈ صاحب نے ایک تقریر کی اُسمیں فرمایا کہ میرے نزدیک کاروبار تجارت میں تر و تازگی کا آنا اصلی ہو کیونکہ وہ سب جگہہ ہو آئرلینڈ کی نامستحق حالت کے متعلق لارڈ موصوف نے فرمایا کہ گورنمنٹ وہاں کے معاملات پر تامل کے ساتھہ نگران ہو اور فرمایا کہ آئرلینڈ والے انگلستان سے ہرگز بے سود استعانت نہ کرتے اگر انکو کوئی ایسی شکایت ہوتی جسکا رفع ہونا ضروری تھا۔ پچھلے دنوں کی افغانستان کی کارروائیوں کی نسبت صاحب موصوف نے فرمایا کہ وہ ایک سلسلۂ نمایاں کامیابی کا ہو۔ ہماری سرحد ہمارے قبضہ میں آگئی ہو۔ بزرگی ہماری طاقت کی ثابت ہو گئی ہو اور وسط ایشیا میں سرکار انگریزی کی رسائی قایم ہو گئی ہو۔ کابل میں قتل سفارت انگریزی کی ایک تاریک مصیبت تھی جو ناقابل گریز تھی کیونکہ بسبب دغا کے واقع ہوئی۔ بعد ازاں جناب موصوف نے بڑی سرگرمی کے ساتھہ جناب ویسرائے ہند کی تائید کی اور اُنکی ذوات اور تجربوں اور لیاقت حکومت کی تعریف کی پولیٹیکل معاملات یورپ کے متعلق صاحب موصوف نے فرمایا کہ میں باور کرتا ہوں یورپ کا امن ایک عرصہ دراز تک قایم رہیگا کیونکہ تمام دول معظمہ نے اُسکی ضرورت کو تسلیم کیا ہوا ہو مگر یہہ امر ضروری ہو کہ مجالس شوری یورپ میں انگلستان اپنی منزلت قایم رکھے ورنہ میرے نزدیک جنگ کا ہونا غالب ہو۔ صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں معاملات ٹرکی یا پارلیمنٹ کے شکست ہونیکی افواہ یا آئندہ کی تدبیر مملکت افغانستان کا کچھ ذکر نہیں کیا

سینٹ پیٹرزبرگ ۔۔ ۱۰ نومبر ۱۸۷۸ء۔ پرنس ڈانگو رومان صاحب کمان افسر سپاہ روس مقیم مغل ٹپہ کو واپس طلب کیا گیا ہو +

سینٹ پیٹرزبرگ ۔ ۱۰ نومبر ۱۸۷۸ء کونٹ شوویلاف صاحب نے جو ہفتہ گذشتہ میں لنڈن سے واپس طلب کئے گئے تھے استعفا دیدیا ہو جسکو زار روس نے منظور کر لیا ہو۔ پرنس لیناف صاحب سابق سفیر روس مقیم قسطنطنیہ اُنکی جگہہ لنڈن میں سفیر روس مقرر ہوئے ہیں اخبارات روس کو ممانعت ہو گئی ہو کہ روس کے تعلقات پر جو آسٹریا و جرمنی اور فرانس کے ساتھہ ہیں بحث نکریں مگر انگلستان اور ٹرکی پر حملات کرنے کو منع نہیں کیا گیا ہو۔ گولوز نامی روسی اخبار میں مشتہر ہوا ہو کہ افواج روس مقیم بخارا کی تقویت کیجائیگی +

سینٹ پیٹرزبرگ ۱۲۔ نومبر ۱۸۷۸ء۔ اخبارات روس گلڈ ہال کی تقریر لارڈ بیکنسفیلڈ صاحب کے سُننے بلحاظ انتخابات آئندہ گریٹ برٹن کے متفحص صلح کرنے ہیں +

شملہ ۱۳۔ نومبر ۱۸۷۸ء۔ بالاحصار کے استحکامات کو بڑی تعجیل کے ساتھہ دور کیا جاتا ہو۔ بارود کا تلف کرنا شروع ہو گیا ہو۔ اسقدر بارود رکھہ لی گئی ہو جو تمام ضروریات کے واسطے کافی ہو +

جنرل بیکر صاحب نے ۸۔ تاریخ کو ایک سپاہ کے ساتھ موضع اندکی واقع وادی چاردہ کو گھیر لیا۔ چالیس اور پچاس کے بیچ میں سپاہی اسیر کئے گئے اور تقریبا ۶۰ دیگر سپاہیان کے پتہ و نشان کی خبر ملی۔ کسیقدر ہتھیار وہاں سے ملے۔ موضع مذکورۃ الصدر پر ایک بھاری جرمانہ غلہ کا عاید کیا گیا ہو +



جنرل میکفرسن صاحب نے مدخل وادی لگھمان تک گرداوری کی ہو اور رسد اور چارہ بکثرت پایا ہو ✣

کورم سے خبر آئی ہو کہ جگیا خیوں نے ہماری شرائط کو قبول کر لیا ہو ✣

شملہ ۱۴ - نومبر ۱۸۷۹ع - مندرجہ ذیل حکمنامہ جنرل رابرٹس صاحب نے ۱۱ ماہ حال کو جاری فرمایا ✣

جملہ اشخاص متعلقہ کے واسطے ۱۲ - اکتوبر کو میننے حکم دیا تھا کہ اُن تمام لوگوں کی گرفتاری کے واسطے انعام دیئے جائینگے جنہوں نے ۳ - ستمبر سے امیر یعقوبخان سے خلاف ورزی کرکے انگریزی افواج سے مقابلہ کیا الحال مینے معلوم کیا ہو کہ ایسے لوگوں میں بعض وہ لوگ بھی شامل تھے جنہوں نے یہہ باور کیا کہ امیر میرے کیمپ میں قید تھا اور اُسنے باشندگان کابل اور سپاہ کو اپنی مخلصی کے واسطے لڑنے کو کہا اگرچہ ایسے لوگ گورنمنٹ انگریزیکے دشمن تھے مگر وہ اپنے بادشاہ سے باغی نہیں ہوئے انگریزی گورنمنٹ عالیہ ایسے دشمنوں سے جو باغی نہیں ہیں انتقام نہیں لیگی ممکن نہیں کہ ایسے سلح اشخاص میں بعض وہ لوگ بھی جو بلحیثیت اشخاص کے کہنے میں آ گئے مگر مجرموں کے ساتھ بے گناہوں کو بھی سزا دینے کے بجائے میں تعیین کرتا ہوں کہ سب لوگوں کو ایسا ہی دھوکھہ ہوا - اِسواسطے میں گورنمنٹ انگریزی کیطرف سے اُن لوگوں کی پوری پوری امینت کا اس شرط پر اعلان کرتا ہوں کہ وہ لوگ ہتھیار دیدیں اور اپنے اپنے گھر و نکو واپس چلے جائیں - آیندہ ایسے اشخاص کی گرفتاری کیواسطے انعام نہیں دیا جاویگا اور نہ انکو مقابلہ افواج انگریزی کے سبب کسی قسم کی تکلیف دیجائیگی مگر یہہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ اس امینت کے فواید اِن سپاہیوں یا سول کے ملازموں تک نہیں پہونچنے جو کسی نہ کسی طرح عمداً حملہ سفارت میں شریک تھے یا آیندہ اُن کے پاس اہالیان سفارت کی کوئی چیز برآمد ہو - ایسے اشخاص کے ساتھ کوئی رحم نہیں کیا جائیگا اور نہ اُن لوگوں کو معافی دیجاوے گی جنہوں نے انگریزی کیمپ میں امیر کی حالت سے واقف ہو کر باشندگان کابل اور افواج کو مسلح ہونے کی ترغیب دی - ایسے لوگوں نے حکومت امیر سے عمداً بغاوت کی انکو دشمن تصور کیا جائیگا اور جہاں کہیں ملینگے اُن کے ساتھ وہی سلوک کیا جائیگا جو باغیوں کے ساتھ ہوتا ہو ✣

شملہ ۱۴ - نومبر ۱۸۷۹ع - جنرل رابرٹس صاحب ۱۳ تاریخ کو کابل سے خبر دیتے ہیں کہ جنرل میکفرسن صاحب رپورٹ کرتے ہیں کہ رجمنٹ نمبر ۶۷ کی ایک کمپنی پر جو زیر حکم کپتان پولی صاحب کے چارہ جمع کرنیوالونکے ساتھ روانہ کر گئی تھی جہاں دریائے پنج شیرو کابل ملتے ہیں صفیان تنگ کے ایک گروہ نے حملہ کیا جنکی تعداد ۵۰۰ سے ۱۰۰۰ تک تھی - جنرل میکفرسن صاحب کمپنی مذکور کی مدد کیواسطے ۵۰ سپاہیان رجمنٹ نمبر ۶۷ اور ۵۰ سپاہیان رجمنٹ پیادگان دیسی نمبر ۲۸ اور ۴ ضرب توپ اور ایک اسکواڈرن رسالہ بنگال نمبر ۱۲ کو اپنے ساتھ لیکر روانہ ہوئے - رسالہ بنگال نمبر ۱۲ کا اسکواڈرن سب سے پہلے پہونچا اور گھوڑونسے اوتر کر آگے کو روانہ ہوا - توپونسے دو مرتبہ کام لیا گیا جنہوں نے خوب کام کیا - چھہ میل تک تعاقب جاری رہا اور غنیم کا سخت نقصان ہوا جو اپنے مقتولوں کو میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگ گیا - ہماری طرف سے تین سپاہی رجمنٹ نمبر ۶۷ کے اور ایک رجمنٹ نمبر ۲۸ کا کام آئے اور کپتان پولی صاحب اور چار سپاہی رجمنٹ نمبر ۶۷ کے مجروح ہوئے تمام مجروحین اچھے ہیں - جنرل میکفرسن صاحب ۲ تاریخکو تاہندہ پر پہونچنے والے تھے تاکہ اُس کوتل پر سے شرک بنانا شروع کریں - سلسلہ تار برقی تجاک کے اُسطرف ۳ میل تک مکمل ہو گیا ہو ۱۲ تاریخ کو جنرل میکفرسن صاحب کے کیمپ تک پورا ہونیوالا تھا ✣

۱۱ - تاریخ کو کابل میں برف پڑی ✣

شملہ ۱۴ - نومبر ۱۸۷۹ع - سرجان اشریچی صاحب نے مسودہ قانون بغرض ترمیم موجودہ ایکٹ ہائے لائسنس و توسیع ایکٹ ہائے مذکور بہ عہدہ داران واہل کسب کونسل میں پیش کیا اور سر ایشلی ایڈن صاحب اور خود اپنے پہلے اِن انکاروں کا اعادہ کیا کہ یہہ محصول غریب لوگوں پر پڑتا ہو اور بیان کیا کہ تجربہ نے ثابت کر دیا ہو کہ محصول مذکور بہت نیچے پہونچ جاتا ہو اور بہت سے اُن لوگوں پر اُسکی تاثیر ہوتی ہو جنپر محصول لگانا نہ تو مناسب ہو نہ آمدنی ملک میں اُس سے فایدہ ہوتا ہو - مسودہ مذکور تمام اُن بیوپاریونکو محصول سے بری کرتا ہو جنکی آمدنی دو سو پچاس روپیہ سے کم ہو - اُسکو تمام لوکل گورنمنٹوں نے مستحسن تصور کیا ہو اور اس سے زیادہ تر بیک روشی ہوتی ہو بہ نسبت اُسکے جو اکثر لوکل گورنمنٹیں ضروری خیال کرتی ہیں وسط شرح محصول اشخاص قابل محصول پر ۱½ فیصدی ہو - دس لاکھ سے زیادہ آدمی محصول سے بری ہو جائینگے جس سے ۲۴۰۰۰۰ پونڈ کی آمدنی میں نقصان ہوا ہو - اِس نقصان کو پورا کرنے اور زیادہ تر مساوات محصول حاصل کرنیکے واسطے ایک اسیقدر رقم محصول مذکور بشرح ½ فیصدی کے زیادہ تر دولتمند عہدہ داران و تنخواہ داران پر لگانے سے وصول کیجائیگی - فوجی لوگ جنکی تنخواہیں ۶ ہزار روپیہ سے کم ہیں معاف ہیں ورنہ انکے واسطے حد مذکور ۱۲ سو روپیہ ہو - اس مسودہ قانون سے آمدنی میں کچھہ کمی بیشی نہ ہوگی - یہہ قانون تمام لوکل ایکٹونکا ناسخ ہوگا - جو تشخیص روئے ایکٹ ہائے موجودہ کی گئی

ہیں چونکہ ۲۰ اور سال کلندرہ کے واسطے کی گئی ہیں لہٰذا اِس مسودہ قانون کو ۱۳ دسمبر سے پہلے پاس کرنا ضروری ہی لیکن لہرواقعہ میں کوئی محصول جدید تا اختتام اپریل آئندہ نہ وصول کیا جائیگا +

سینٹ پٹیرزبرگ ۱۳ - نوامبر - یہاں پر یہہ تجویز پیش ہوئی تھی کہ ایک ریلوے لین درمیان ارن برگ و تاشقند اور ہندوستان و روسیوں کی سرحد کے درمیان ایشیا میں بنائی جاوے - کچھ عرصہ کے بعد گرینڈ ڈیوک سکندر شاہ اشٹریا سے شہر ونیا میں ملاقات کرینگے +

قسطنطنیہ ۱۴ - نوامبر - سلطان نے مسٹر لیارڈ صاحب کے پاس بیان کیا ہی کہ ہم نے ایشیا کو چک کی تبدیلیوں کی تجویز اپنی کونسل کے سامھنے پیش کردی ہی مگر میں نہیں چاہتا ہوں کہ یہہ امر ظاہر ہو جاوے کہ یہہ تبدیلی انگلنڈ کی خواہش کے موافق ہوئی ہی - ورنہ میری عزت میں قصور پڑیگا اور لوگ مجکو حقیر تصور کرینگے +

تھل ۱۵ - نوامبر - پلٹن دیسی نمبر ۱۳ رسالہ کی ایک کمپنی کو حکم ہوا ہی کہ جنرل ٹیٹلر صاحب کی فوج میں جا کر شامل ہو جاوے - یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ جنرل صاحب موصوف تا حال کورم میں مقیم ہیں یہاں پر اگرچہ دشمنوں کیطرف سے کچھہ خدشہ نہیں مگر تو بھی گاہ گاہ گھسیارے قتل کئے جاتے ہیں +

کل کے روز ۲۰۰ دشمنوں نے سرائے موزم تلس جو کوہاٹ کی سڑک پر واقع ہی حملہ کیا اور ۱۶ نفر کو جنمیں پانچ آدمی کرانچیوں میں بطور مسافر ونکے سوار تھے قتل کر گئے - اور ۲۲ آدمی زخمی ہوئے - سرکاری اسباب کی لدی ہوئی دو گاڑیاں اور چند افسران کے گھوڑوں کو لوٹ کر لیگئے +

سکھر ۱۵ - نوامبر - آج یہاں سے کسیقدر فوج جس میں پلٹن ریفل نمبر ۴ کا ایک حصہ اور پلٹن نمبر ۲۵ کا حصہ شامل ہی قندھار کیطرف روانہ ہوگئی - اور اِس فوج کے کمان افسر کپتان گنٹر صاحب جو پلٹن نمبر ۹ سے متعلق ہیں مقرر ہوئے ہیں +

سکھر اور قطع ریلوے کی لین ۴۲ میل تک تیار ہوگئی ہی - مسٹر بیل صاحب سپرنٹنڈنٹ ریلوے اب بطور خود مزدوروں کی خوراک و پوشاک کی انتظام کرتے ہیں +

قندھار ۱۵ - نوامبر - سر رچرڈ ٹمپل صاحب معہ اپنے سکرٹری جینو جنگ کے یہاں داخل ہوگئے ہیں - میجر چپ مین صاحب اور میجر سینٹ جان صاحب ممدوح کے استقبال کے لئے مقام عبدالرحمان تک جو قندھار سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہی تشریف لیگئے تھے - اور شہر کی فصیل کے باہر جا کر سر ڈانلڈ سٹورٹ اور شیر علیخان حاکم قندھار نے پیشوائی کی - اور شہر کے اندر بشان و شوکت داخل ہوئے - جب سر رچرڈ ٹمپل صاحب شہر کو چھوڑ کر چھاونی کیطرف تشریف لیگئے تو ۱۷ ضرب توپ کی سلامی ادا ہوئی +

پہلے یہہ خیال کیا جاتا تھا کہ صاحب موصوف ۱۶ نوامبر کو قندھار میں پہونچینگے مگر وے ۵ انوامبر کو ایک روز پیشتر پہونچ گئے - جب صاحب ممدوح شہر سے چھاونی کیطرف جا رہے تھے تو ایک افغان گرفتار ہوا جسپر شبہ ہوا کہ یہہ کیسکے قتل کا ارادہ رکھتا ہی کیونکہ اُسکے پاس ۲ بندوق بھری ہوئی تھیں وے اُس سے لیگئیں +

شام کیوقت ایک دربار ہوا جسمیں فوجی افسران و شیر علیخان حاکم قندھار و دیگر سرداران جو گرد نواح قندھار کے رہتے ہیں حاضر ہوئے - پلٹن دیسی نمبر ۲۵ کا کچھ حصہ درباریوں کے استقبال کے لئے صف بستہ استادہ تھا -

آج صبح کو سر رچرڈ ٹمپل صاحب نے چھاونی کا ملاحظہ فرمایا اور بعدہ وادی ارگنداب کو جہانسے ہماری فوج کے لئے گھاس و چارہ و غلہ وغیرہ آتا ہی معاینہ کرنیکے واسطے تشریف لیگئے +

قندھار ۱۶ - نوامبر - اگرچہ سر رچرڈ ٹمپل صاحب بیمار ہیں مگر تو بھی صاحب موصوف شیر علیخان حاکم قندھار کے مکان پر حاضری تناول فرمانیکے لئے گئے سر ڈانلڈ سٹورٹ اور دیگر افسران قلعہ بھی وہاں تشریف لیگئے - حاضری تناول فرمانیکے بعد شیر علیخان نے سر رچرڈ ٹمپل صاحب کے سامھنے ایک بیش قیمت قالین اور چند عمدہ نمدے اور ۲ گھوڑے بطور نذرانہ کے پیش کئے بعد سہ پہر صاحب موصوف نے فوج کے ہیڈ کوارٹر میں دربار کیا جسمیں تمام فوجی افسران حاضر ہوئے - یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ صاحب ممدوح کل کے روز ہندوستان کیطرف روانہ ہو جائینگے +

سینٹ پٹیرزبرگ ۱۵ - نوامبر - اخبار گولاس بیان کرتا ہی کہ سلطان نے یورپ کے اُن سلاطین کے جہازونکو جو یہہ خواہش نہیں کرتے کہ انگلنڈ معاملات ٹرکی میں دخل دے اجازت دی ہی کہ بحیرہ مارمورا میں داخل ہوں +

جنرل ٹرگوکساف مقام چکیسلر کیطرف واپس آگئے ہیں - روسی فوج میں جو تقی ترکمانوں سے لڑنیکو آئی تھی ایک بیماری شروع ہوگئی ہی +

لنڈن ۱۵ - نوامبر - ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے شہر اڈنبرا میں ۲ سپیچ بیان کی ہیں جنمیں جب موصوف نے بیان کیا کہ فواید مفصلہ ذیل انگلنڈ کی حکومت سے ہندوستان کو حاصل ہوتے ہیں - (۱) - خونریزی و جہالت سے بچا ہوا ہی (۲) امن قایم



امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا